

V8037

هو القادر



من دجھات النذر لعل نور القدر

یا صاحب الجلال یا صاحب العز

بسم الله الرحمن الرحیم

لا یؤکدن الله العباد الا بما کادوا به
تجارتی نظر آید نہ توفیق

قصیدہ درج کیوان منزلت آفاشیے کث یدون فرسکندر در
آصف و در ان سلیمان مان خاقان ابن الخاقان سلطان ابن السلطان
صلی حضرت میر محبوب علی بن فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک مظفر الملک
آصف جہا بہا در سند لہ اند ملکہ و افاض علی العالمین ربہ واحد
صنیع من زاہد الرحمن بیک صاحب ابہا مقام علی التتالی ہو مقار کا

| | |
|----------------------------------|--|
| ن آج کچھ تو پس رسائیر نام ہو | محل میں شاعر و ن کی تیری دہوم و نام ہو |
| نقد تیر الفاخصامت نظام ہو | بشر تر اشعر بلاغت مقام ہو |
| کچھ اس طرح سے نظم و غامی نظام ہو | |
| تجسین کو تیری و الب برفاض نام ہو | |

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| جنگ مدو جو نظرون میں ہر آدمی کے خوا | جنگ مدو کے دل کو نہ اڑا سے ہر قرار |
| جنگ مدو سے حاسد بدین ہے نزار | جنگ کہ دشمنوں پہ رہی جنگی ہار |
| جنت دکن رفیقوں کا تیرے مام ہو | سلسلے مخالفوں کا جہنم مقام ہو |
| جنگ ہے مسلمانوں کو شریعت کی اصلاح | اسلام میں حدود کا جنگ ہے رواج |
| ارکان پنجگانہ رہیں جب تک اسکے تاج | جنگ کہ کافروں سے مسلمان یں جان |
| حامی تراحد ابو رسول انا م ہو | استلم مفت گانہ میں تیرا ہی نام ہو |
| جنگ زبان سے نطق و فصاحت کا مہینا | جنگ بیان سے معنی باریک بین عیان |
| جنگ اثر ہو معنی باریک میں نہان | اہل سخن سخن کے ہوں جنگ کہ قرار |
| میرزا کو تیری طرح سدا ہی سے کام ہو | اور جنگ کو اسکے شعر سے رغبت تمام ہو |

میں شکر کے ساتھ ذیل میں اون اصحاب کے نام نامی درج کرتے ہیں جنہوں نے پیشگی چندہ
خط افرا کر بہن ممنون اور رسالہ کی اعانت فرمائی۔ اور ملکی سجدہ دہی کا ایک بین ثبوت پایا

اسید زر

| سکونت | عہدہ | نام | نمبر |
|--------------------|------------------------|--|------|
| پتہ گرگی | امیر اعظم | علی بابا اور سید علی حسن لالہ بنگ بہادر مرہٹہ زادہ مختار الملک بہادر مخفور۔ | ۱ |
| رز بدینسی | دیکمہ | علی بابا راجہ نارسیناں ریدی صاحب | ۲ |
| دار الشفا | مرشد زادہ صاحب | علی بابا صاحب خواجہ اکرم اللہ خان بہا | ۳ |
| حیدر آباد | مددگار مستم خزانہ عہدہ | علی بابا مولوی میر غیاث علی صاحب | ۴ |
| موتی گلی | جاگیر دار | علی بابا ذوق الدین خان بہادر مرہٹہ الملک | ۵ |
| چنچل گوڑہ | منظم اول کورٹ آف جج | علی بابا مولوی خواجہ امیر الدین خان | ۶ |
| کوچہ شمع الہیہ | حاکم دار | علی بابا راسکے کسبی پرشاد صاحب | ۷ |
| | جمہور جوانان | جناب واحد خان صاحب | ۸ |
| سرورنگر | . | جناب محمد اکبر صاحب | ۹ |
| بادار گھانسی پان | . | جناب حکیم غیاث الدین صاحب | ۱۰ |
| شاہ گنج | مردہ چوہدران | جناب مردہ افتخار و نواز خان صاحب | ۱۱ |
| کوٹہ علی جاہ مرہٹہ | . | جناب میر سکندر علی صاحب | ۱۲ |
| کٹہری پور شاہ جہاں | . | جناب حکیم عبدالقادر صاحب جہاد | ۱۳ |
| سلطان شاہی | . | جناب حبیب علی خان صاحب | ۱۴ |
| اندرون دیر پورہ | . | جناب عبد الکریم صاحب | ۱۵ |
| ہری باولی | منصہ دار | جناب مرزا بہادر علی بیگ صاحب | ۱۶ |
| غنیہ | . | جناب تراب علی صاحب | ۱۷ |
| قلعہ گوگندہ | . | جناب گیسو دراز خان صاحب | ۱۸ |

| | | | | |
|----|---------------------------|-----------------------|---------------|------|
| ۱۹ | جناب میر سہراغ علی صاحب | وکیل ایشیکوٹ | صنیعہ دروازہ | عالم |
| ۲۰ | جناب بابو گیارہ پشاد صاحب | داروغہ علاقہ قیام گنج | بہر گنج | عالم |
| ۲۱ | جناب میر سید افضل صاحب | | بہر گزہ | عالم |
| ۲۲ | جناب رگرا و صاحب | | بہر کبابا ولی | عالم |
| ۲۳ | جناب برلمان الدین صاحب | صنیعہ دروغانی بلوچ | | عالم |
| ۲۴ | جناب راجندر پرتاب صاحب | وکیل | جوک بیدل خان | عالم |
| ۲۵ | جناب میر قودت علی صاحب | | جامع مسجد | عالم |
| ۲۶ | جناب ہر پشاد صاحب | مددگار ہمت علی گار | نچہ شاہ | عالم |
| ۲۷ | جناب محمد فہین اللہ صاحب | | کتہ گوشت محل | عالم |
| ۲۸ | جناب ونا یک را و صاحب | | شاہ علی بندہ | عالم |
| ۲۹ | جناب میر اسد علی خان صاحب | | اعتبار جوک | عالم |
| ۳۰ | جناب میر آصف علی صاحب | | بہر کبابا ولی | عالم |

رسید اوس رقم کی جن حضرات نے سالگرہ نشہ کا جہدہ عطا فرمایا اور واجب الادا اہتمام ہم امید کرتے ہیں کہ اس سال کا بھی چندہ پیشگی عطا فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ اور جن حضرات نے گزشتہ دو سال سے ایک لکھ نہ بنی رہی ہے امید ہے کہ ضرورت پڑے تو جہدہ فرمائیں گے۔ اور ہمیشہ شکر یہ کاموں دیں گے۔

| نمبر | نام | عہدہ | سکونت | ن |
|------|---|---------------------|------------|------|
| ۱ | عالینا بے شرف باب شہک بہادر | امراے بلوچ | کوچہ نسیم | ص |
| ۲ | عالینا بے راجہ دیوی پشاد صاحب | صنیعہ محلہ آجک ساجا | لعل وردانہ | ص |
| ۳ | عالینا بے ایمان لعل محلہ ادا عالینا بے راجہ بالکلند صاحب مددگار مستعد الت | منصب دارا قیاد | ساجہ توپ | ص |
| ۴ | عالینا بے جنم جگ بہادر | جائگہ دار | پرائی جیلی | ص |
| ۵ | جناب میر تراب علی صاحب | | غبنہ شہ | عالم |
| ۶ | جناب محبتی شمشیر علی خان صاحب | | بازار بلای | عالم |
| ۷ | جناب سجاد بیگ صاحب | صنیعہ دارا قیاد | بگی جوتہ | عالم |



احقر۔ جناب راجہ نیم چند بہادر تلمیذ حضرت کرمؐ

| | |
|--|--|
| بھلی بُری پر ہر اک بات پر گزرتے ہو میں مانگتا ہوں فقط تم سے ایک ہی دوسرے کرو تو دل کو تم احقر کے اس طرح زیاد | اگر عتاب ہی ہے تو کچھ عتاب نہیں نہرا لاکھ نہیں اور نے حساب نہیں کیا کسی نے کبھی اپنا گھر خواب نہیں |
|--|--|

ارمان۔ جناب امی جرمیوں لعل صاحبہ تلمیذ حضرت شمس

| | |
|--|--|
| غم و الم کے گناہین میں دلیہ چھائی ہوئیں تمہارے چہرہ پر نور کے مقابل میں قسم بھی کھا نیگو پوچھا نہ حال ارمان کا | کلمہ پر مرے داغوں کا کچھ حساب نہیں یہ مانتا ہے نہیں اور یہ آفتاب نہیں جہان میں تیرا سنگ مر مرے گرجا نہیں |
|--|--|

خاور۔ جناب امی راجہ رتیا صاحبہ کیل مامیہ مجلس انجمن غمانیہ تلمیذ حضرت شمس

| | |
|---|--|
| نہرا روں یوں ہی قابو کئے عشق میں عقب میں ہار کی غامضیاں بھائی خاور | ابھی وہ کہتا ہے اکھا تو کچھ حساب نہیں تیرے سوال کا اب تک ملتا جواب نہیں |
|---|--|

جناب سید محمد کاظم حسین صاحبہ نقیہ کنتوری مدظلہ

| | |
|--|--|
| شب فراق کے دھڑکوں کی دھڑکتا نہیں ترجیح پہ آجیل نہیں نقاب نہیں | طلوع مہر قیامت سے مانتا نہیں یہ آج کیا ہے کسی سے تمہیں مجاہد نہیں |
|--|--|

کہ کرج خنجر قاتل میں نام آب نہیں
بتوں کی بات کہی قابل جواب نہیں
ہمارا خون ہے پہلا ہوا شہاب نہیں
مجھے ملال نہیں جسکو اضطراب نہیں
وہ دل ہی کیا ہے کہ جس لبتین نہیں
کہوں میں اوسنے کہ ہرگز نہیں
چو شند لب کو نہ پہکائے وہ شراب نہیں
اگر عقاب یہی ہے تو کچھ عقاب نہیں
اگر بتوں کی محبت سے اجنباب نہیں

کھوئے تشنہ عاشق کہیں ہو ایسا
کڑی ہزار وہ کہہ جائیں ہم نہ بولیں گے
غفل دہوتے ہو دامن کبھی چو میٹکا
بھلا ہوا جو بیٹوں سے بگڑ گئی ایدل
یہ کبکے روز وہ دل کو مرے جلاتے ہیں
ملا نکہ جو کہیں اوشو یار کے در سے
کسی میں عیب جو کامل نہو نہیں وہ عیب
نکالتے بھی ہو دشمن کو بہر حال تہو
جانب شیفہ کیوں پارسل بنے میں آپ

غزیر۔ جناب امتیاز طلیصا ایٹھوی شاگرد جناب مولوی سید کمال حسین صاحب
شیفہ کنٹوری

جو آنکھ کہو لگے دیکھا تو پر شہاب نہیں
مے جو وقت پر وہ خوب ہے خراب نہیں
خدا کا قہر ہے کافر تر اقباب نہیں
حساب ہی سے لیتے علی الحساب نہیں
جو کل سا آج مرے دلو اضطراب نہیں
سوال وصل کا اب تک مگر جواب نہیں
ہمارے داغ کا جانا ہے آفتاب نہیں
وہ بد نصیب ہے اب تک خواب یا نہیں
عزیز نامہ شوق لا جواب نہیں

بقا شباب کو یاں صورت جانب نہیں
ملا دے تنگ بنی ساتی اگر شراب نہیں
جو آنکھ میری تو نے تو پہ گیا عالم
حساب دیکھ لو بوسون کا کیوں ہو تم بڑن
وصل یا رشتی امید کچھ ہو ہی شاید
ہر ایک بات کا میری وہ دیر ہے میں خوا
ہماری آہ کا ہے یہ دھوان نہیں ہو ملک
ہم عشق کا دربار گرم رہتا ہے
جواب دیکھا وہ دلبر سوز نامہ کا

قدوی جناب کمالیت پرتا صاحب فرزند امی سوج پرتا صاحب کو حضرت
ابو کی بوند بدن میں مرے جناب نہیں

فلک کے جو ربیع یا مے نصیب ہے کہ خواب میں بھی تو آتا وہ انتساب نہیں ہوے میں وعدے تو نے کہ یہ جنت میں

مشتاق بخارا می اسد راحی ضا بنیر راجہ اکبر دم بہا متوفی جاگیر ملک
حضرت شیفہ صاحبہ رسی

کہلے میں پھول روان ساغ شراب نہیں ہے چاند ابر میں منہ پر ترے نقاب نہیں
منا ہے جمع میں محفل میں اون کی آفتاب ہے الہی راہ میں کیا ہو گیا ہے قاصد کو وہ ماہ آئے الہی و گرنہ موت آئے
وفا کا میری جفا و نکاح تیری لے ظالم نہیں نہیں ہے محبت تمھیں نہیں نہ سہی
ہر ایک بات پہ دشمن کی کہتے ہو باطن طلب جو بس کیا میں نے منہ نہ کہے کہا
جبین کے سامنے غرت ہے اب اسے صبح وہی پائیے عشر میں ہو کو لے مشتاق

یہ کیا غضب ہے کہ گردش میں قانی نہیں ہمیں سے شرم ہے کیا غیرت مجا نہیں
ہزار حیف کہ یہ خانان خواب نہیں جو لایا خط کا ابھی تک مے خواب نہیں
شب فراق کے صدموں کی مجھ میں تاب نہیں شمار اوسکا اور اسکا کوئی حساب نہیں
ہمارے دلوں کو بھی پہلا سا اضطراب نہیں سوال وصل کا میرے کوئی جواب نہیں
یہ بات کہنے کا منہ آپکا خواب نہیں مقابل آپکے مارے کے انتساب نہیں
وسیلہ ایذا بجز شاہ بو تراب نہیں

نوٹ

بعد انتخاب اشعار زیادہ درج نہونگے۔ اگر بلا انتخاب اور زیادہ درج کرنا مقصود ہو تو فی شعر (۲) اجرت پیشگی لیجاگی۔

طرح

کہ تو کتبہ انتظاریہ کے چکے بہار۔ غبار قافیہ ۲۵ جمادی الاول تک۔
(بے بھی کچھ ایسی ضرورت نہیں ہم مادت صورت قافیہ۔ ۲۵ جمادی الثانی تک
ترتیب کا مرے دم بھر تا شا دیتے جاؤ۔) میا۔ دریا۔ قافیہ ۲۵ جمادی

اور عہدۃ الملک رووانہ بلکہ فرخندہ دنیا ہوئے۔ اور آصف الدولہ بہادر نے
 قہر رازون کے اغوا سے بالاجی راؤ اور جاجی بیہوسلہ کو کہلا بھیجا کہ بطرح
 ہوئے کے منظر عام یلخان بہادر کو ملک بڑا زمین داخل ہونے سے تم روکو۔ اور
 برابر میں اونکا عمل دخل ہرگز ہونے نہ دے۔ اور میر نظام یلخان بہادر نے
 بھی علام سید ظان الخاطب سہراب جنگ بہادر کو بالاجی رائے کے پاس
 روانہ فرمایا۔ اور آپ نے باسم میں ہوئی جنگ محاذی کی تاخیر مدت
 چھاؤنی تمام فوج کا اسباب و سلاح بھی درست ہو گیا۔ اور ادھر جاجی
 بیہوسلہ کے اشارے سے گرائیا نے مالکس جڑو میں ایک عجیب قسم
 کی شورش مچا رکھی تھی۔ تمام رعایا نالان و پریشان تھی۔ اور اکثر غلاموں اور
 غریبوں نے اس ظالم کے ظلم و ستم کی آفتین اور متعین بنادیا تھا اور اپنی
 پرکربا نہیں تھی۔ روز بروز ظلم کی ترقی ہو رہی تھی۔ اور اکثر سرسبز و شاداب
 تعلقات ویران و برباد ہو رہے تھے۔ جب یہ کیفیت میر نظام یلخان
 بہادر کو معلوم ہوئی آپ نے اسکا انتظام اور سرکشی کی کوشاںی نہ رہی نہ رہی
 خال فرمائی۔ اور فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ اسی اثنا میں خبر ہوئی کہ سامان
 کے تیاری کے لئے شیخ امین الدین احمد کو برطانور میں چھوڑا گیا تھا وہ سامان
 باحسن وجوہ تیار ہو گیا ہے۔ حضرت حکم کی دیر سے اور جا سو سو سٹ یہ
 بھی خبر سنائی کہ گرائیا آک میں لگا ہوا ہے۔ اور اس کے غیرو جاسوس
 اکثر مقامات پر پہلے ہوئے ہیں۔ اسکا ارادہ ہے کہ جب سامان برطانور
 سے نکلے راستے ہی میں اس سامان کو روک کر قبضہ کر لیا جائے۔ آپ نے
 فرمایا کہ ابھی سامان کے بیان نامیکی ضرورت نہیں ہے۔ وہیں رکھا جائے۔
 جب ہمارا لشکر وہاں پہنچے اسوقت دیکھا جائیگا۔ اور آپ صفت اعدا
 کو کاٹتے ہوئے متواتر کوچ کرتے چلے۔ اور غنیمت بھی پنے درپے
 ملے کرنا اور پیش قدمی کو روکنا ہوا چلا۔ روزانہ یہی حالت تھی۔ بفضل ایزد
 متعال دو ماہ کے عرصہ میں غرہ ربیع الثانی کو دارالسرور برطانور کے سوات

داخل ہوئے۔ اور دریائے تبتی پر خیمے نصب کئے گئے۔ باختر و ز
 ومان مقام رہا۔ کل سامان کو ہمراہ لیکر جنگ کے ارادہ سے پہنچ گئے۔
 کوہ بانہور سے روانہ ہوئے۔ اور اس طرح لڑتے جھگڑتے ناگہور کے
 کے جانب چلے۔ جب ہونسلہ نے دیکھا کہ گرانڈیا کی فوج جرات سے
 فوج کام نہیں دیتی۔ اور لشکر اسلام فتح و فیروزی کے تقارر سے بچتا ہوا
 برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ بہت ہی قہقہہ و قاب کہا کر۔ گرانڈیا کو لعنت اور
 ملامت کی۔ سپاہ میں کس قدر روپیہ بطور انعام تقسیم کیا۔ اور بعد اختتام
 جنگ اور بھی اس سے زیادہ دینے کی طمع دلائی۔ اور کہا کہ جس طرح
 بن پڑے میر نظام علیؑ کے لشکر کو شکست دو۔ جو اندری سے لڑو۔
 کمر بہت مضبوط باندھو۔ مردانگی کے جوہر دکھاؤ۔ باپ دادا کا نام بڑا نام
 ذکر کرو۔ ہونسلہ کی اس خیال نے سپاہیوں کی سمیت کو بڑا دیا۔ اور
 جی توڑ کر لڑے۔ مگر نظام علیؑ ان بہادر کے لشکر کے شمع و دلاور بہادر
 آگے ایک نہ چلی۔ انسا سا منہ لیکر رہ گئے۔ میر نظام علیؑ ان بہادر کو بڑے
 سے نہ روک سکے یہاں تک کہ یہ لشکر راتا اور راتا ہوا دریائے پورنا
 پہونچا۔ جب رات ہوئی صبح الحکم سیدی عیسیٰ خان اور قادریہ
 نے انہی متعلقہ فوج کے ساتھ ذہیم بردار کر دیا۔ اور اس قدر جو اندری
 دکھائی کہ کشتیوں کے پتے لگے۔ ناچہ نوید جو اسی کے حالت میں
 دریا میں ڈوب مرے۔ اور بعض خواجہ کھانست کے لئے تھکے
 اور اسی بدحواسی کی حالت میں گرانڈیا۔ ہونسلہ بھی بے زین گھوڑوں
 سوار ہو کر بہا گئے۔ اور بہت سال و اسباب غنیمت کا میر نظام علیؑ ان
 بہادر کے ہاتھ لگا۔ جب کاجانوجی نے دیکھا کہ کس طرح کام نہیں
 چل سکتا اور کوئی مدد ہی درست نہیں آتی۔ نہایت ہی منت و
 وساحت کے ساتھ امان طلب کی۔ اور پرتاب و نٹ بہادر کو
 وسیلہ گردانا۔ میر نظام علیؑ ان بہادر نے بھی مصیحت وقت کے حکام

اور بعض اٹالی دولت کی سفارش پر اسکی عرض کو قبول فرمایا۔ بعد صلح جانوجی نے بہت سا روپیہ نذر گزارنا۔ اور اپنے یہاں دعوت کی۔ آپ نے اسکی دعوت کو قبول فرمایا۔ اور اسکے خیمہ میں تشریف لیا کہ شنگ گلازا بنایا۔ اور اسکی عزت افزائی فرمائی۔ بعد عہد و پیمان کے بیونسٹہ کے عرض کرنے سے دیوگڈہ جائیداد کا ارادہ مندرمایا۔ کیونکہ یہ صلح اسطرح کے چلنے پھلنے پائی تھی۔ اسی مابین من غلام سید خان سہراب جنگ (جو بالاجی راؤ کے پاس قبضہ منصفیہ پونہ تھے)، حاضر ہوئے۔ اور اپنی تدابیر لایقہ سے بالاجی کو مطیع و منحر کر کے بہت سا جوہر اور فلان کوہ پیکر اپنے ہمراہ لائے تھے وہ نذر گزارانی۔ آپ اون کی کارگزاری سے نہایت درجہ خوش ہوئے۔ اور خلوت میں لہجہ ارفشا و مندرمایا کہ بیونسٹہ سے جو صلح ہوئی ہے وہ اس طریق پر ہوئی ہے کہ جانوجی کی امانت کی جائے۔ اور دیوگڈہ کا محاصرہ کر لیا جائے۔ کل اس طرف روانہ ہو جائے۔ مگر من جانتا ہوں کہ چلنے سے پیشتر اس امر میں تم سے بھی رائے لے لوں۔ اور مصلحت وقت کے لحاظ سے کام کروں۔ سہراب جنگ نے عرض کی کہ مناسب تو یہ ہے کہ دیوگڈہ کا ارادہ فسخ فرما دیا جائے اور فرخندہ بنیاد کے جانب کوچ کیا جائے۔ اور وہاں صلاحیت جنگ کے ہمراہ اقامت فرمائی جائے۔ جب کلیات پر قبضہ ہو جائے تو جزئیات کا حاصل ہونا کوئی محال امر نہیں ہے۔ پھر آئندہ جیسی رائے عالی۔ آپ نے بھی اس رائے کو نہایت درجہ پسند فرمایا۔ گوراجہ پٹا نے اولاً اس رائے کے ساتھ اتفاق نہیں کیا۔ مگر جب آپ کی مرضی اور رضامندی دیکھی تو عموماً و کرباً خاموش رہا۔ ادھر سہراب جنگ نے جانوجی کے پاس جا کر بعنوان خالیستہ نہایت کی۔ اور امید وافر فرمائی۔ اور جب وعدہ میر نظام علی ان بہادر کی خدمت میں عرض کر کے خلعت وغیرہ دلوا دیا۔ جب یہ تمام مابین طے ہو چکیں۔ فوج کو کوچ کا حکم دیا گیا۔

اور نربل و ماہور کے راستے سے روانہ ہوئے۔ جب اوس نواح میں
 پہنچے صف شکن خان مجاہد جنگ جو اوس ضلع کا حاکم آصف الدولہ تھا
 کی جانب سے تھا ملخ۔ اور اسباب قلعہ داری فراہم کر کے آمادہ جنگ
 جب دیکھا کہ چوٹی کا سیلان کے ساتھ مقابل ہونا مشکل ہے۔ اور بجز
 ناکامی کے کچھ حاصل نہیں۔ مجبوراً اگر اطاعت باندہر حاضر حضور ہوا۔
 میں نظام علی خان بہادر نے قلعہ کو خواجہ شہید خان (جو عضد الدولہ کا بیٹا تھا)
 کے حوالے فرمایا۔ بعد بند و بست اوس نواح کے سید ہے فرخندہ
 کی جانب روانہ ہوئے۔ اور مجاہد جنگ سابق قلعہ دار نے اوس سال
 انتقال کیا۔ مادہ تاریخ یہ ہے۔ (درجہ تہا باز شد) اور صلابت جنگ
 آصف الدولہ بہادر بعد مارے جانے حیدرنگ کے بسالت جنگ
 کو ہراہیلکے فرخندہ بنیاد کے طرے بغرض قیام خجہ بنیاد سے روانہ
 ہوئے۔ اتنا کہ راہ میں آپ سے موسیٰ ہوسی (عمدۃ الملک) اور
 ذوالفقار جنگ (برادر حیدر جنگ) کو سیکاکول اور راجبند رمی کے
 جانب رخصت فرمایا۔ اور حیدر آباد میں پہنچ کر تمام ملکی اور مالی انتظام
 بسالت جنگ بہادر کے تفویض کیا۔ اور شہنشاہ جنگ کو خاندانی وزارت
 عطا ہوئی۔ اور شیر جنگ کو وزارت دکن مرحمت ہوئی۔ خندہ
 حیدر آباد میں قیام رہا۔ بعد گزرنے موسم بارش کے قلعہ محمد آباد
 دبیر کا ارادہ مند پایا۔ کیونکہ میر تقی خان نے سرکشی اختیار
 کی تھی۔ اور بغاوت کا جنڈا کھڑا کیا تھا۔ چنانچہ وہاں پہنچتے ہی مجاہد
 کر لیا گیا۔ مگر یہ محاصرہ پورے ایک ماہ تک رہا۔ پھر صلح ہو گئی اور
 قلعہ داری اوس کے نام شمال رکھی گئی۔ جب یہاں کا انتظام ہو چکا
 سیکاکول کے زمینداروں کی تنبیہ کا ارادہ ہوا۔ کیونکہ وہاں اس کے
 زمینداروں نے ذوالفقار جنگ کو شکست دی تھی۔ اس کی
 تفصیل اس طرح ہے کہ جب عمده الملک آصف الدولہ بہادر سے خجہ

اپنے محفوظہ تعلقات کو چھوڑ دیا۔ اوس زمانہ میں اکثر انگریزوں نے دریائے سندھ
 کے کنارے پر دست تصرف کر دیا تھا۔ جب یہ کیفیت عہد الملک نے سنی
 ہو چکی تھی کہ جانب روانہ ہوا۔ اور ذوالفقار جنگ کو فوج سنگین کے ساتھ
 اندراج پہنچنے لگے۔ مقابلہ کو روانہ کیا۔ کیونکہ اس زمیندار نے ایک لاکھ پانچ سو
 ایک ہزار سوار رکھ کر انگریزوں کی اعانت و امداد سے وطن بغاوت شروع
 کی تھی اور سی بائی فساد تھا۔ چنانچہ میدان قلعہ مٹھ نورجوراج بندر سی سے میں
 کوس کے فاصلہ پر ہے ایک سخت جنگ ہوئی۔ اور اس جنگ کا نتیجہ یہ نکلا کہ
 زمیندار کو فتح اور ذوالفقار جنگ کی فوج کو شکست عظیم ہوئی۔ اسی لڑائی میں
 لکھنؤ جو کہ مصمام الدولہ کا قاتل اور فتح حسین جیسے جیسے مصمام الدولہ کے اقرب و
 غم کے ساتھ انواع و اقسام کے مصلوکیاں کیا تھا مقتول ہوئے۔ آصف الدولہ
 بہادر نے میر عبدالحی خان الناطق بس الدولہ دلاور جنگ کو جو مصمام الدولہ
 شاہنواز خان کے بیٹے قلعہ گوکنڈہ میں مقید تھے رہا کر کے باپ کا خطاب
 مصمام الدولہ مصمام جنگ اور منصب شہزادی باپنہزار سوار سے ممتاز فرمایا
 اور میر عبد السلام خان کو جو مصمام الدولہ کے دوسرے بیٹے قلعہ دولت آباد
 میں محبوس تھے حوالہ دیکر سرفراز کیا۔ اور ذوالفقار جنگ و مان سے بدحواسی
 و پریشانی میں بھاگ نکلا۔ اور کل اسباب و توپ خانہ وغیرہ و مان پہنچ کر راجہ
 میں آیا اور و مان سے بذریعہ خواجہ رحمت اللہ خان آصف الدولہ بہادر کی۔
 خدمت میں اپنی پریشانی کی حالت کہلا بھیجی۔ اور خواجہ رحمت خان نے آصف الدولہ
 بہادر کو اسکی امداد و اعانت کے بارے میں کچھ زور دیکر آمادہ کیا چنانچہ اس
 لحاظ سے آپ نے اس طرف کا ارادہ فرمایا۔ جب قلعہ پہنچ کر جنگ ہو پنے
 نقشبندی خان جو و مان کا قلعہ دار تھا اسے ازراہ قمر و سرکشی یا احصار قلعہ
 سے گولے اڑانا شروع کیا۔ اگر لشکر فوج و مان سے نہ ہٹ جاتا اور ستر
 کو کام میں نہ لاتا۔ تو کل کا کل تباہ و برباد ہو جاتا۔ ایک ماہ تک محاصرہ رہا۔ بعد
 ازاں قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اور قلعہ مذکور پر فتح خان کے بیٹے کو جو کہ

آصف الدولہ بہادر کا داماد تھا تقویٰ کیا گیا۔ جب اس انتظام سے فحش
 علی آصف الدولہ بہادر جہاڑی کے راستہ سے دریائے شور کے کنارے
 پہنچے۔ ذوالفقار جنگ نے باحالت تباہ حاضر ہو کر نہ صرف ملازمت
 حاصل کی۔ اتنے میں کیفیت معلوم ہوئی کہ میر نظام علی خان بہادر فرزندہ بنیاد
 شریف لارہے ہیں۔ آصف الدولہ بہادر نے ذوالفقار جنگ کو موسیٰ موسیٰ
 کے پاس روانہ فرمایا اور آپ واپس ہو کر فرزندہ بنیاد کے جانب روانہ ہوئے
 بعد قطع تنازع جب موضع سرپامیہ (جلدہ سے بیس کوس دور ہے) کو پہنچے
 مخبروں نے عرض کیا کہ میر نظام علی خان بہادر داخل بلدہ ہو چکے ہیں۔ مخبر
 نے اس خبر کے فتنہ پرداز و متغیروں کے چہروں پر ہوا تیاں چوٹنے لگیں۔
 اور بہالت جنگ بہادر معہ اپنی فوج کے رحمت اللہ و کرم خان کارڈی کو
 ہمراہ لیکے امتیاز گڑھ کے جانب روانہ ہوئے۔ فتنے امتیاز گڑھ بہالت
 بہادر کے ہی قبضہ میں تھا۔ ادھر صلابت جنگ بہادر نے لشکر کو وین چوٹ کے
 خواصان خاص ملازمان با اختصاص کے ساتھ فوراً بلدہ پہنچے۔ ۳۳ غمواں
 روز جہاڑ شہنہ میر نظام علی خان بہادر فواب صلابت جنگ بہادر کے استقبال
 کئے لئے تشریف لے گئے۔ اور بیرون شہر ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں
 داخل دولت خانہ عالی ہوئے۔ صلابت جنگ بہادر نے دیکھا کہ بجز امداد
 و امانت میر نظام علی خان بہادر ریاست کی حالت سنبھلنا دشوار ہے۔ اور
 انتظام مالی اور ملکی کا انجام پانا غیر ممکن ہے۔ اس لئے کل انتظام آپ کے سپرد
 فرمایا۔ میر نظام علی خان بہادر نے فوراً تمام متصدیان سر دفتر دیوانی اور جنگی
 کو طلب فرمائے اور ہر ایک ملکی و مالی حالت کی دیکھ بھال کر کے ماحسن وجوہ
 انتظام و بندوبست فرمایا۔ انھیں ایام میں ابراہیم خان نے بوجہ کشیدگی
 راجہ وٹھل داس ریتاب وٹ فرزنداری سے غنہ موٹا۔ راستی کارہستہ
 چوڑا۔ بالاجی راوٹ کے پاس چلا گیا۔ سسٹ لٹھ میں قلعہ اٹھ گڑھ اور بہادر گڑھ
 عرف پرکاٹوں پر بالاجی راوٹ نے پورش کی۔ جب سے کہ ابراہیم خان

وہاں جا ملا تھا ایک نہ ایک نہ یافتہ و فساد برپا رہتا تھا۔ اور غم نے ایک نازہ قوت
 حاصل کی تھی۔ غم و ابرائیم خان کوئی صاحب منصب و جاگیر نہ تھا۔ اور نہ خاندانی
 املا میں اسکا شمار تھا مگر اس نے فرانسیسی سپاہ میں تربیت پائی تھی قواعد
 جنگ سے انتہا درجہ کا ماہر تھا۔ اسکے پاس سامان جنگ اور توپخانہ نہایت
 ہی آراستہ اور وقت جنگ کا آرام تھا۔ اسی آئنا میں سپہ سالار و زیندار
 نرمل جبکو مصفا المولہ پیادہ نے مرد و سرکشی کی وجہ سے قید کر رکھا تھا۔
 کسی ایک جیل سے اسنے قید سے خلاصی پائی۔ اور پھر اپنی وہی فتنہ
 انگیزی شروع کی۔ اور قلعہ دار نرمل کو نظر بند کر کے دوبارہ نرمل کے
 قصبہ جات پر قبضہ کر لیا۔ جب یہ کیفیت نواب میر نظام علی خان بہادر کو
 معلوم ہوئی آپ نے اس کی سرکوبی کے لئے سہراب جنگ بہادر کو
 فوج غائبہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ سہراب جنگ نے بلا جنگ جلال
 او سکو حکمت علی سے فرمان بردار بنالیا۔ اسی بامین میں میر نظام علی خان بہادر
 آصف الدولہ کو ہمراہ لیکے بالاجی راؤ کے مقابلہ کو گئے۔ ادھر بالاجی راؤ
 نے بھی دولاکھ کی جمعیت سے کوچ کیا۔ بعد کوچ متواترہ آپ قلعہ بالکٹہ
 کے نواح میں پہونچے۔ جو نرمل سے دس کوس اس طرف ہے۔ سہراب جنگ
 میر راؤ کو ہمراہ لیکے حاضر دربار ہوا۔ اور شرف ملازمت حاصل کیا۔
 وہاں سے قلعہ اوگیر کے سمت راہی ہوئے۔ کیونکہ وہاں لشکر وغیرہ کی
 لئے سامان رسد بافراط جمع تھا۔ جب نواح قلعہ میں پہونچے بقول صاحب
 حقیقۃ العالم ۲۶ جمادی الاول اور حسب بیان توزک آصفیہ ۲۵ جمادی الاول
 کو بالاجی راؤ کے لشکر نے حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں میر نظام علی خان بہادر کی
 جمعیت بہت ہی قلیل تھی یعنی سات ہزار سوار تھے۔ اور باقی تمام
 جمعیت اور منصبداران سرکار مع انہی سپاہ کے بوجہ مسدودی راستہ
 کے قلعہ دلا روم کے اطراف میں فروکش تھے۔ اور اس قلیل جماعت
 کے مقابلہ میں بالاجی راؤ کے ساتھ ہزار سوار حملہ آور پہونچے تھے۔

اور ابراہیم خان ایک لشکر سے پریشان تو بہ خاطر کے ہوئے لشکر میں گولے
برگولے اڑا کر رہا تھا۔ جس سے اکثر لشکریوں کو سخت صدمہ ہوا۔ چنانچہ اتحادی
کو فتح جنگ بہادر اور سہراب جنگ بہادر نے بالاجی راؤ کے لشکر پر حملہ
کر دیا۔ بہت سی سپاہ غنیم کی ماری گئی۔ اور گیارہ نشان ابراہیم خان کے
جمعیت کے ماتھے آئے۔ اور ادھر کی بھی کئی سپاہ کاٹم آئی۔ اس
لڑائی میں سہراب جنگ بہادر کی دلیرانہ اور ستانہ کارروائی قابل دید
تھی۔ جس نے اس شان کو دیکھا۔ بیباختہ اس کی زبان سے یہی نکلا کہ
میرین بادلیں بہت مروانہ تو نہایت ہی جاننازی سے لڑائی لڑی۔
چنانچہ اس لڑائی میں بالاجی راؤ کے جانب سے ابراہیم خان کا بھائی اور اکثر
نامی گرامی سردار مارے گئے۔ اور میر نظام علی خان بہادر کی فوج سے
سید غلام خان اور نیکو بندت (جو سردار راؤ کا بہانہ تھا) مقتول ہوئے۔
روزانہ اس طرح لڑائی کا تدارک نہ رہتا تھا۔ کوئی دن خالی نہ تھا۔ مگر اس
روزانہ لڑائی میں بہ نسبت بالاجی راؤ کے نقصان کے ادھر کم نقصان پہنچا
تھا۔ اور ہمیشہ میر نظام علی خان بہادر ہی کی فوج سربرہمی تھی۔ یہ نظام علی
بہادر کا ارادہ یہ تھا کہ جس طرح ہو سکے دمار ہو چکا اور وہاں کی فوج کو
اس فوج میں شامل کر کے پونہ کے جانب کوچ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس قلیل
جمعیت سے لشکر غنیم پینچ بابا بھی خیال تھا اور ہرگز یہ امید نہیں ہو سکتی
تھی کہ دشمن مغلوب ہو۔ آخر قلعہ اودگیر سے بھی کوچ کیا گیا۔ اور اس طرح
لڑتے جھگڑتے قلعہ اودگیر تک پہنچے۔ جو بیس کوس کی مسافت ہے۔
جہاں سے دمار درمیں کوس رہ گیا تھا۔ گو یہاں تک پہنچنے میں لشکر
اعدائے بہت کچھ ماتھے پر مارے۔ اور آگے بڑھنے سے ہر طرح زور
مگر اس دلیر سپاہ نے اونٹنی ایک نہ چلنے دی۔ برابر کوچ کرتے چلے۔

جب جس صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں بیان کسی مستنکاب کا
حوالہ نہیں دیا اور پھر شرعی پردہ کی جو تعریف کی وہ بالکل لغو ہے۔ مسئلہ حدیث
میں علمائے امت کے پاس اختلاف ہے باوجود اسکے کسی نے تصریحاً
یہ نہیں قویٰ دیا ہے کہ چہرہ باخل شر نہونے کی وجہ سے عورتیں متدہ
کبر کے چہرہ کہلا ہوا پیرا کرین۔ مسئلہ شرعی اس طرح ہے۔

الحرة تمنع من كشف الوجه والكف والقدم فيما يقع عليها
خطر الا حجبني لانه لا مان على شهوة بعض الناظرين اليها الا اذا كانت
عجوراً فيجوز النظر الى وجهها وبجل مصاغتھا اذا امن الشهوة ونضاب
الا حجاب صفحہ ۱۲

باب القسم والنشور وعشرة النساء

اتفق الايمنة ان القسم واجب للزوجات فلا قسم لزوجة مع امة
وعلى انه لا تجب التسوية في الجماع بالاجماع وعلى ان النشور حرام
نسقط به النفقة وبالاجماع وعلى انه يجب على كل واحد من الزوجين
معاشرة صاحبه بالمعروف وعلى انه يجب على الزوجة طاعة زوجها
وملازمة المسكن وعلى انه لا يضعها من الخروج وعلى انه يجب
على الزوج المهر والنفقة فهذا ما وجدته من مسائل الاجماع
والاكتفاء هذا الباب۔

اميد ان شغلاني تصنيف عارف دبا في شنيع عبد الوهاب شعلاني
قدس سرع جلد دوم صفحہ ۱۰۳

ونشور المرأة حرام بالاجماع مسقط للنفقة ويجب على كل واحد
من الزوجين معاشرة صاحبه بالمعروف وبذل ما يجب عليه
من غير مطلق ولا اظها كراهية فيجب على الزوجة طاعة زوجها

ولا اثم للمسلمين ولا منعهما من الخروج بالاجماع ويجب
عطي الزوج المهر والنقعة -

(حصہ اکامہ فی اخلاق الایمانہ جلد دوم صفحہ ۵) تالیف شیخ محمد
نجم الدین الدمشقی الغنی فی الشافعی قدس سرہ -

پس اس خود باجماع ائمہ اربعہ تقبیہ ہو گیا کہ عورتوں پر مکان میں
رہنا ہی لازم ہے اور مردوں کو حق حاصل ہے کہ ان کو باہر نکالنے سے
منع کریں۔ اور یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ عورتوں کا مکان میں ہی رہنا
موافق شریعت عزائمہ ہے۔

چونکہ حب حسین صاحب چہرہ اور لمبہ کو داخل ستر نہیں کہتے ہیں
اس لئے بلاشبہ ہذا سبب کے سوال کرنے کا حق حاصل ہے کہ کیوں
حب حسین صاحب اپنے رائے پر عمل پر ایسے ہیں جو اسے اور بخلاف نص صریح
یقولون مالا تفعلون عمل کرتے ہیں بلشیت انسان کا خاصہ ہے کہ جب
کوئی شخص کسی کام کی رائے دیتا ہے اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو
اسکی بات جلد افکر کرتی ہے اور اسے نہ شبہ حب حسین صاحب پر نہایت الزام کی
بابت ہوگی اور اگر وہ خود غموند نہ ہو بلکہ کو دیکھ لے گا کہ اس قسم کی طرد
معاشرت بند وستان کے رسم و رواج سے کتنا دور ہے جبکہ
حب حسین صاحب تمام اسلامی دنیا کے باشندوں کے طرز معاشرت
پر مبنیہ آتے ہیں اور اپنے لئے کیوں کو جو حد سے نشانہ دیتے ہیں بند
شکر امین روانہ کرتے ہیں۔ شکر امین پر کبھی ہنوت ہوتا ہے اور کبھی اس کے
اگر کیاں چہ نہیں ہوئے ہوتے ہیں۔ برضا ہے۔ سے فرزند یاب و دودر
جائے ہیں۔

جبکہ لڑکا اور لڑکیاں حب حسین صاحب کے ہی ہیں۔ تاہم ان کے ساء
مساوی درجہ کی رعایت نہیں ہوتی۔ کیا اس شکر امین کے کرایہ کے مبلغ
کو ہی بدردی میں صرف نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد محمد حسین صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ
 "عورت کو دیور سے صرف اپنی زینت چھانچا حکم ہے کیونکہ وہ نامحرم ہے"
 "مگر ہمارے مولوی معین الدین صاحب اس کو اپنے مان کا پردہ سمجھا ہے حسین"
 "عورت کے اوپر کے کپڑے بھی شرم گاہ خیال کئے جاتے ہیں۔"
 محمد حسین صاحب کی یہ تفسیر حدیث کے الفاظ کے خلاف ہے احادیث کی
 تفسیر اس طرح کرنا معاذ اللہ محمد حسین صاحب کا ہی کام ہے۔ چونکہ محمد حسین صاحب
 کے عند یہ میں عورتوں کے کپڑے بھی شاید شرم گاہ خیال کئے جاتے ہیں۔
 اسی لئے حدیث کے مطلب میں بھی شریک کئے گئے ہیں۔ یہ ہر حسین صاحب
 قلم فرسائی کرتے ہیں کہ

"یہ پردہ حضرت کے عہد مبارک سے تا اب ہم کبھی ملک عرب میں نہیں پایا گیا"
 "اور نہ اس کا وجود حضرت کے ذہن مبارک میں تھا۔"

اب محمد حسین صاحب صاحب خلیفہ وان بیٹے حضرت رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ذہن مبارک کی خبر بھی آپ کو ہو گئی ہے العیاذ باللہ۔
 عرب میں پردہ ہے یا نہیں اس سے محمد حسین صاحب آگاہ
 ہی نہیں ہیں اور نہ سیاحی کے ذریعہ سے واقف ہوئے اگر پردہ بلاد اسلام
 میں نہ ہوتا تو کیوں مصری اخباروں میں اُس شخص کے نسبت ننگ و برقع کے
 قلم فرسائی کی جاتی جس نے ایک معمولی سے جلے میں پردہ کے نسبت کہہ رہا کہ
 کئے تھے اور اس کی وہی گت مصر میں بنا لی گئی جیسا کہ اب حیدر آباد فرخندہ بنیاد
 میں محمد حسین صاحب کی بنی ہے۔ یہ محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ۔

"اس حدیث کے سمجھے میں دوسری غلطی مولوی معین الدین صاحب سے"
 "یہ جوئی ہے کہ انہوں نے دیور کو محرم خیال سمجھا ہے حالانکہ وہ اجنبی"
 "لاشئ سے کے گردہ میں داخل ہے جس سے زینت چھانچا حکم ہے قرآن کے"
 "سورۃ نور میں محرمین کی تفصیل موجود ہے یعنی عورت با شوہر کا باپ"
 "بیابانی وغیرہ محرم اشخاص ہیں چونکہ دیور بھی نامحرم ہے اس لئے اس سے"

”بھی شرعی پردہ یعنی ذریت چاہا نہ حکم ہوا ہے اس سے یہ مطلب نکلے کہ“
 ”عورت اپنے دیور کے سامنے نہ آئے اور اس سے بائین کرے۔ یہہ“
 ”ہمارے مولوی معین الدین صاحب کا اجتہاد ہے۔“

محبت حسین صاحب کے اس غلط بیانی کا علاج کیا ہو سکتا ہے ہمیشہ صحیح کو غلط
 بھی سمجھا کرتے ہیں مولوی معین الدین صاحب اُسی صفحہ میں صاف طور
 سے تحریر فرماتے ہیں کہ، ”اقر بار سے بھی علاوہ اون رشتہ داروں کے
 جنکی تفصیل مسترآن پاک کی آیت قل للو مذبذبة یفرض فی الخ کے تحت میں
 آجکی ہے پردہ کرنا سخت ضروری ہے (رسالہ امراء العجائب صفحہ ۱۱۲)

ابن عسکر ناظرین ذرا انصاف کریں کہ مولوی معین الدین صاحب نے
 قرآن شریف کی آیت تحریر فرمادہ کہ محرم غیر محرم کا بھی ذکر کیلئے نام
 محبت حسین صاحب بڑے زور سے ان کی غلطی بیان کرنے میں فی حقیقت
 یہ کس کی سمجھ کا قصور ہے۔ پہلا جس شخص میں اردو سمجھنے کی لیاقت نہ ہو تو
 وہ عربی زبان کے دقائق سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے۔ اور جس شخص
 میں ذری بھی عقل اور لیاقت و سمجھ ہوگی وہ ہرگز اس طرح کے جمل اقرار
 اور غلط بیانی کی جرات نہ کرے گا۔

اب ہم ذیل میں ایک حدیث تحریر کرتے ہیں اگر محبت حسین صاحب اسکو
 اچھی طرح سمجھ لینگے تو آئندہ سے جادہ مستقیم راستی کو اختیار کریں گے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ان الصدق یحلی الی البروان البرکیدی لئلا الجنة و ان
 الرجل لیصدق حتی یرکب عند اللہ صدقاً و ان الکذب
 یحلی الی النجور و ان النجور یحلی لئلا النار و ان الرجل لیکذب
 حتی یرکب عند اللہ کذاباً متفق علیہ۔

و رماض الصالحین من کلام سید المرسلین للامام النووی
 رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۔

بعد محب حسین صاحب کہتے ہیں کہ۔

”اس مقام پر ہمیں اس امر کا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ہندوستان میں
”موتو دیورون پر زینت ظاہر کی جاتی ہے جو شرعاً ممنوع ہے اور وہ عورت
”تصویر کیا جاتی ہے جو سراسر غلط ہے۔ چونکہ ہندوستان میں شرعی
”پردہ کا رواج نہیں ہے اس لئے مجبوراً خلاف شرع دیور کو بھی
”اور دیگر اجنبی اشخاص کی طرح جن سے زینت چھانا عورت کے لئے
”ضروری ہے محرمون کے گردہ میں داخل کرنا پڑا ہندوستان
”میں ادھر تو پردے کی اس قدر سختی ہے کہ عورت کے
”ادھر کے کپڑے یعنی چادر وغیرہ تک بھی شرم گاہ کا
”حکم رکھتے ہیں اور چاند سورج سے چھپائی جاتی ہے۔“

اس ہرزہ کشائی کا کیا علاج ہے ناکست جہ آباد میں جہان
عجب حسین صاحب بھی مقیم ہیں آپ کو کوئی شخص اپنے مکان
یا اپنے تان دعوت وغیرہ میں بھی بلوانا خلاف تہذیب تصور کرنا
ہے پس جب آپ سے بلک سوسائٹی کو اس قدر کراہت ہے تو
پھر آپ کو مکانوں کے صحیح واقعات کیونکر معلوم ہو سکتے ہیں جہ آباد میں
جنگہ جدید تعمیر و ترمیم کی اجازت ڈاکٹر ولٹ، آفسر کے حوالہ
پر موقوف ہے اور یہ بغیر پابندی حفظان صحت تعمیر کی اجازت بھی نہیں
دیتے ہیں تو اس حالت میں عورتیں چاند سورج سے چھپائی جاتی ہیں۔

کہنا بالکل لغو ہے۔
عجب حسین صاحب کہتے ہیں کہ۔

”اے افسوس! یہ ہے پردہ کی اور بے جانی کہ بعض نامحرمون پہناتے
”زینت یعنی گنا دیور اللہ کے کپڑے بھی لٹا کر دیتے ہیں اور وہیں
”کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستانی ہند کا لباس کی طرح فریاد ہے
”جالی اور کرب کے کڑے اور وہ بے کبھی زینت کو نہیں چھپاتے۔“

پردہ طرز معاشرت اقوام اسلام کے لحاظ سے اس قدر ضروری بن گیا ہے کہ اب اسکا کوئی نقص ناممکن ہے اور اس کی دلیل اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے۔ جبکہ محب حسین صاحب حامی پردہ داری بن مگر خود آپ کا خاندان برابر اسی طرز معاشرت پر قائم ہے تو یہ غور کا مقام ہے کہ تمام اقوام جو پردہ بند کو لحاظ نصوص قرآنی و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خیال فرماتے ہیں وہ کیونکر ایسی حالت کو جائز کہنے لگے۔

البتہ یہ حالت ان بادارسی عورتوں کی ہے جو حیدر آباد کے افضل گنج اور بمبئی کی سفید گلی اور لنڈن کے ٹیڈ پارک میں رہتے ہیں اور جگہ جگہ یہی فحش کاری ہے یا جیسا کہ مالک یورپ کے محفل رقص و سرود کی حالت ہے۔

گو محب حسین صاحب کو معلوم تھا ان کا دعویٰ ہے اور اپنے دانت میں اپنے آپ کو بڑے سید و سنواں خیال کرتے ہیں۔ مگر اندہ فحش کے متعلق کوئی اثر کمال شایع کر کے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہوئے بہتے نہیں دیکھا۔

محب حسین صاحب کو اس طول کلامی سے فرصت ہوئی تو حدیث شریف کا مطلب اس طرح رقم فرماتے ہیں۔

”اس حدیث شریف کا مطلب ہے کہ عورت دیور سے سات لباس پہن کر“

”بے ریشہ یعنی نہیں کر اس کے ساتھ ہی نہیں آئے۔“

یہ مطلب خلاف الفاظ حدیث ہے اس کے علاوہ حضرت جامع البین صلی اللہ علیہ وسلم صحت طور پر خطہ شریف پڑھ کر منع فرماتے ہیں تو یہ غیر محرموں سے۔ لہذا کی اجازت کہاں سے عطا ہوئی ”باب تحریم اخلوة بالحقبة والذخول علیہا“ میں اخیر حدیث وہی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھ کر منع فرما دیا ہے۔

قادر مہر نقشبندی

مذہب

عبد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ "بخاری میں جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر "تو مجھ کو دباؤ" تو ابوکریضہ پاس جانا یہ بات حضرت نے اس عورت سے فرمائی تھی جبکہ اب سے پوچھا تھا کہ "اگر میں اکون اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟" اس حدیث شریف سے بخوبی ثابت ہے کہ اجنبی عورت کا اجنبی مرد سے ملنا منع نہیں ہے، (رسائل معلم نسوان صفحہ ۱۶۱۹ نمبر ۹ و ۱۰ جلد ۱۰)

جتنے گذشتہ نمبروں میں بار بار بیان کیا ہے کہ عبد حسین صاحب کو عربی سے بالکل واقفیت نہیں اردو ترجموں سے غلط فہمی پڑا اپنا کام نکال لیا کرتے ہیں اور اسلئے یہ ضروری ہے کہ ہر پریشوار کو حدیث کے متعلق نہایت احتیاط سے تحقیقات کی جائے۔

شاید عبد حسین صاحب کو معلوم بھی نہ ہو گا کہ یہ روایت کونسی حدیث اور کونسا باب میں ہے ہم انھیں بتلائے دیتے ہیں کہ اس حدیث کی امام بخاری رحمہ اللہ نے "باب فضل ابی بکر رضی اللہ عنہ" پر ابنی صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کی ہے حدیث کے اصلی الفاظ یہ ہیں۔

"عن محمد بن جابر بن مطعم عن ابيه قال انت امرأة ابي البني صلی اللہ علیہ وسلم فامر هذا ان ترجع اليه فقامت اليه فقامت ان جئت ولما احل لها كما تخافون الشر قال صل الله عليه وسلم ان لم تجد في فاني ابا بکر" علاوہ امام بخاری کے امام مسلم رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ بھی اپنی اپنی جامع صحیح میں اس حدیث کی روایت کی ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ شارحین حدیث نے اس حدیث کے بارے میں کیا لکھا ہے جیسا کہ صاف ظاہر ہے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کو بیان کرتی ہے ایسا ہے کہ آپ اس

حدیث سے آپ کی خلافت کے متعلق کوئی اشارہ پایا جاتا ہے۔ فقہائین
حدیث نے صاف کہہ دیا ہے کہ اس میں نص نہیں ہے چنانچہ ابن عمر
مستطانی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے اور اسی طرح امام ترمذی شافعی
مسلم نے بھی۔ چنانچہ ان کے اصلی عبارت یہ ہے -

(اما قوله صلى الله عليه وسلم في الحديث الذي بعد هذا الخبر
حين قالت يا رسول الله ارايت ان جئت فلما اجدك قال فان
لم يجده في فاتي ابي بكرم فليس فيه نص علي خلافته وامر
بجاء بل هو اخبار بالغيب الشك اعلمه الله تعالى به والله
اعلم) (شرح مسلم جلد ۹ صفحہ ۲۷۷ مطبوعہ مہمندہ معمرہ
اور مرقاة کا حاشیہ اطر شرح ہے۔ قوله (فاتي ابا بكر)
ای فانه خليفتي مطلقا او وصيتي في هذا الامر والاول اظهر
ولذا اقال النووي ليس فيه نص علي خلافته بل هذه اخبار
بالغيب الذي اعلمه الله به قلت ويؤيد ما اخرج ابن عساکر
عن ابن عباس قال جاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه
وسلم تسالنه شيئا فقال العودين فقالت يا رسول الله
اني عدت فلما اجدك تعرض بالموت قال ان جئت فلما
يجده في فاتي ابا بكر فانه الخليفة من بعدي (حاشیہ
مرقاة برترندی جلد دوم صفحہ ۷۵۵ مطبوعہ منشی نوکشتور)

امام محی الدین نووی رحمہ کے تحریر سے واضح ہے کہ اس حدیث سے
کیا استفادہ ہوتا ہے اور مرقاة کی عبارت سے اظہر من الشمس ہے
کہ وہ عورت ملنے کے لئے نہیں آئی تھی بلکہ کچھ طلب کرنے آئی تھی
اصل یہ ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پاس
بال وغیرہ جو کچھ آتا تھا وہ سب اسی وقت تقسیم کیا جاتا تھا۔ جسکی طرأت
جلد کتب سیر میں مرقوم ہے۔ یہ عورت کچھ مانگنے کے لئے آئی تھی اور

اُس وقت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ موجود نہیں تھا اس لئے اُس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کے لئے ارشاد مبارک ہوا یہ ہے اس حدیث کی اصل شرح اور جو کچھ اس سے متفق ہوتا ہے۔ اور اگر اس حدیث سے اس کے سوا اور بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے تو علامہ ابن حجر جیسے وسیع النظر محدث سے ناممکن تھا کہ اس کے ذکر کرنے کے بغیر باز رہتے۔

مگر اب عجب حسین صاحب اپنے خیالی استنباط کے لحاظ سے کہ،، اجنبی عورت کا اجنبی مرد سے لما منع نہیں ہے،، اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور اپنے استدلال کے متعلق کسی امام یا محدث کے بیان کا کتایتہ یا صراحتہ ثبوت نہیں دیتے تو بادی النظر کے لحاظ سے یہ استدلال واقعہ کے خلاف ہے۔

ناظرین ذرا انصاف سے ملاحظہ فرمائیں اگر واقعی وہ عورت ملنے کے لئے آئی ہو تو اور آئندہ بھی صرف ملنے کی غرض سے آئیگی استدعا کرتی تو پہر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خصوصیت کس لئے ارشاد ہوئی۔

سیکڑوں اصحاب کے موجود ہونے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہوا۔ اور امام بخاری رحمہ نے بھی اس حدیث کو فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہی تحریر فرمایا ہے تو بخاری نہایت ہو گیا کہ عجب حسین صاحب کا استدلال غلط ہے۔

بے پردگی کے تاہد میں عجب حسین صاحب کا احادیث سے علمائے ائمہ کے برخلاف ایک من گھڑت استدلال کرنا بالکل ناہنجار ہے۔ اور اسی قسم کے غلط استدلال سے مقدس مذہب اسلام میں ہرگز کوئی رخنہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

مورتوں کو غیر مردوں سے ملنے کی شدہ ناجو ممانعت ہے

وہ پہلے نمبر (۵) میں بیان کر دی ہے اور آئندہ بھی بیان کرے گی۔

عن ابن

عجب حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ: ابو داؤد میں آئمہ بنت صلت کے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی فغار کی ایک نوجوان عورت کو اپنے ساتھ اونٹ پر چڑھایا تھا اور جب وہ اتری تھی تو پہلے دفعہ حائضہ ہوئی تھی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غیر عورت کا اپنے ساتھ سوار کرنا خلاف پردہ شرعی نہیں ہے، (رسائل معلم نسوان جلد ۱ صفحہ ۱۹۰ نمبر ۹۵)

ہم اپنے اصول کے مطابق پہلے اصل حدیث کے متعلق نظر کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سوائے امام ابو داؤد کے دوسرے کسی امام نے روایت کی ہی نہیں۔ ابو داؤد میں بھی یہ حدیث باب الاغتسال من الحيض میں ذکر کی گئی ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔
عن امية بنت ابی الصلت عن امرأة من بنی عفار قد ساءت حالها قالت اردني رسول الله صلى الله عليه وسلم على حقيبة رحله قالت فوالله لئنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الصبي فاناخ ونزلت عن حقيبة رحله فاذا به لا مريمي وكانت اول حيضة حضتها قالت فتقبضت الى النافذة واستحييت فلما راي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بي ورأي الله ما قال مالك لعلك ففست قلت نعم قال فاصلي من نفسك ثم خذي اناؤه من ماء فاطري فيه ملحا فاغسلي ما اصاب الحقيبة من الدم ثم عودي لمركبك قالت فلما قبي رسول الله صلى الله عليه وسلم خببرني فخرج لنا من الفتي قالت وكانت لا تطهر من حيضه الا جعلت في طهورها ملحا ووصت به ان يجعل في غسلها خيلن ماتت - (ابو داؤد ص ۱۹۰)

جلد اول مطبوعہ نول کشور۔

اس حدیث میں جو الفاظ (علیٰ حقیقہ رحلہ) ہیں ان کے نسبت فتح الودود میں لکھا ہوا ہے۔ بجائے پہلے مفتوحہ ثقات مرحسورۃ ثد تحتانیۃ ساکنۃ ثد موحلا ہی کل ماسند فی موخر رجل او قتب فاکال ان علی الحقیقہ لا یستلزم المماسۃ فلا اشکال۔

اس تصریح سے صاف طور پر ثابت و ظاہر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس بیوی میں برابر فاصلہ تھا جس سے حماس ہونا لازم نہیں آتا۔ پس ہمارے محب حسین صاحب کی تحریر اور ان کا یہ استدلال، کہ غیر عورت کا اپنے ساتھ سوار کرنا خلاف بردہ شریعی نہیں ہے، کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہمارے محب حسین صاحب کو چاہیے کہ حدیث کے متعلق شارحین حدیث نے جو کچھ مستند طور سے ثابت کیا ہے پہلے اس سے واقف ہو لیتے اور ان کے بعد بہر کلمہ بیٹھتے۔ جبکہ شارحین حدیث نے صاف طور پر خود اس اشکال کا دفعہ کر دیا ہے تو پھر کیونکر محب حسین صاحب کا استدلال صحیح ہو سکتا ہے۔

اے معزز ناظرین۔ اولاً حدیث غسل حیض کے متعلق اور فتح الودود کی عبارت سے حماس ہونا ثابت نہیں اس حدیث کے الفاظ سے پہلا حیض ثابت ہے پہلے حیض کے ہونے سے یہ بات روشن ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اونٹ پر بٹھلایا تھا اور وقت وہ نابالغ تھیں ایسے احکام میں جقدر گہرا اور بدیہی فرق ہے دنیاوی سمجھ سکتی ہے گو محب حسین صاحب نہ سمجھ سکیں۔ نابالغ عورتوں کو بالذکر پر قیاس کرنا مع الفارق ہے۔ قطع نظر اسکے اجنبی عورتوں پر نظر کرنا وغیرہ حضرت علیہ السلام کے خصائص نبویہ میں سے ہے اس پر عام لوگوں کے حال کا قیاس کرنا سراسر بددیانتی اور سوء ادلی ہے۔

ماشاء اللہ الدین سید علی انور زوج اللبیب فی خصالہ الحبیب بن تحریر فرماتے ہیں
واختص صلی اللہ علیہ وسلم بآحاد النظر الی الاجنبیات واخلوة
بھن وادھن ص ۲۸

پھر یکے خطاط و شارحین حدیث نے اس امر کی صاف تصریح کر دی
ہے کہ یہ محض خصال نبویہ میں سے ہے تو پھر محب حسین صاحب کا اس
حدیث کو استدلال میں پیش کرنا ان کی عوام کو دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے
محب حسین صاحب کے استدلال پر یہ شو صادق آیا ہے۔

کا۔ پاکان را قیاس از خود مگر گر چه باشد در نوشتن شیر و شیر
کے قدر و عزت کا مقام ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کے خنان مبارک
میں اس طرح کے واقعات بیان کر کے اس سے اپنے دعوے کے مطابق
استدلال پیش کریں۔ گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طوط بالاجنبیہ و
ردیعت جائز تھی تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے اثنا جاتھی و رتوں
بیعت بھی دست بردست لیا کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں
آیتہ۔ یا ایھا النبی اذا جاءک المومنات و بیایعنک علی ان لا یشرکن
باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا ینفین ولا یقتلن او کادھن و کایاتین بیہتان
یفترینہ بین یدیکھن وارجلھن ولا یعصینک۔ نے معروف و نایعہن
واستغفر اللہ ان اللہ غفور رحیم کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔

قال البخاری حدثنا یعقوب بن ابراہیم حدثنا ابن اسحاق بن شہاب
عن حماد قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخبارتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کان یمنی من
ما حرم اللہ من المومنات کما لا یتحکم الا یتحکم اذا جاءک المومنات بیایعت
الی قولہ غفور رحیم۔ قال بخروۃ قالت عائشۃ فمن افترھن الشیطان المومنات
قال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد بیعتک کلاماً و لا والله ما مست یدک
یل موائۃ فی المایعۃ فطما بیایعنھن لا بقولہ قل بیایعتک علی ذلک ہذا لفظ البخاری
ص ۲۲۲ لفظاً قط ابن کثیر رحمہ اللہ شہید برز تاسع شرح البیان مطبوعہ مصر۔
قاہرہ مصر نے حسین۔

تعلیمی حالت

بہر ایک بدیہی بات ہے کہ انسان کو دوسری مخلوقات پر جو فضیلت ہے وہ صرف علم ہی کی بدولت ہے۔

ابتدا جب انسان پیدا کیا گیا تو فرشتوں نے اسکو حقیر خیال کیا جب خدا نے علم نئے اسکو علم عنایت فرمایا تو فرشتے نہ صرف اس خیال سے باز آئے بلکہ انسان کی نقصیت تسلیم کر کے اس کے روبرو بکج خدا کے پاک سجدہ تعظیمی بھی کیا۔

مذہب اسلام جو وقت سے پیدا ہوا اسوقت سے ہی علم کو اپنے ساتھ لیکر پیدا ہوا۔ اور جہاں جہاں وہ پھیلتا گیا ایک ساتھ ساتھ علم بھی پھیلتا گیا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود کہ علم اولین و آخرین حاصل تھا مابین آپ ہمیشہ دعا فرماتے تھے رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا یعنی خدا یا میرا علم زیادہ کر۔

صحابہ کرام اوس قوم سے تھے جنکا عالم ہونا مسلم ہے تابعین اور تبع تابعین نے علم کے حاصل کرنے اور اسکے پھیلانے میں جو کوششیں کیں وہ اسوقت تک کتابوں میں موجود ہیں۔

علم ادب عربوں کا میراثی اور ذاتی علم تھا ہر ذوق شریف کے اس زبان میں نازل ہونے سے عربوں کا علم ادب آفتاب سے زیادہ روشن ہو گیا۔

اسی طرح حکمی فنون میں اون کو ذاتی ملکہ تھا اسلام کی

ہلانے کی ضرورتوں نے اون کو اس علم میں استعدا ترقیات دئے
کہ آتما فانا دنیا کے زبردست سے زبردست اور سرکش سے سرکش
قوموں پر انہوں نے فتح مذہبی حاصل کی اور بڑے بڑے بہادروں
نے اون کے آگے سر نیا ز رکھ دیا۔

اون کے ملک میں کوئی غیر اقوام تجارت نہیں کرتے
تھے وہ اپنے ملک کے خود تجارت تھے۔

ضاعت میں ان کو دوسرے اقوام سے مدد کی ضرورت
نہیں تھی جو چیز ان کے ضرورتوں کے لئے درکار ہوتی تھی اسکو وہ خود
تیار کر سکتے تھے۔

زراعت سے و مرقا واقف نہیں تھے اون کے ملک میں
جس قسم کی زراعت ہوتی تھی اسکے مزارعین وہی تھے۔

ملک عرب کے انتظام کے بعد مسلمانوں نے ایک
بات میں مذہب اور دوسرے بات میں علم لیکر آگے بڑھنا شروع کیا
اور بہت جلد دنیا کے تمام حصوں میں اسکو پھیلا دیا۔

جب مختلف فرتے اسلام میں داخل ہوئے تو انکو عربی
زبان کے حاصل کرنے کے لئے اور دوسرے علوم کے ایجاد
کرنے کی ضرورت ہوئی ایک دوسرے کی مدد سے عربی زبان
میں ایسے ایسے علوم جاری ہوئے جو اسوقت تک کسی اور زبان
میں نہیں مل سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ غیر قوم کے لوگوں نے ہامی
ترقی دیکھکر وہ بھی ہمارے علوم سے فائدہ حاصل کرنے لگے۔

اصول مذہب کے لحاظ سے ہم کو ضرورت تھا کہ ہم متلع
دنیا کو پیشہ حقیر خیال کریں اور ہمیشہ اپنے مذہب اور اپنے ملک کی
حمایت کے لئے مستعد رہیں مگر قسمت نے ہماری کیا مالٹ دی۔

علوم بے شمار اور انسان کی عمریں تھوڑی ہیں اسلئے حضرت پیغمبرؐ

فرمایا ہے کہ وہ علم سیکھو جس سے نفع حاصل ہووے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ کونسا علم ہمارے لئے نافع ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ دنیا میں سب سے زیادہ عالم کون ہے اُن کو حکم ہوا کہ مجمع البحرین کو جاؤ وہاں انہوں نے حضرت خضرؑ سے ملاقات کی حضرت خضر علیہ السلام نے ایک چڑیا کو دکھایا کہ جو اپنی چونچ سے دریا کا پانی پی رہی تھی کیا سنو اللہ تعالیٰ جو علم تمام مخلوقات کو عطا فرمایا ہے وہ اس سے بھی کم ہے جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی پیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے مجھے اوس سے اطلاع نہیں اور جو علم مجھ کو ہے اسکو آپ نہیں جانتے بہرہ و نون مگر سفر کئے۔ حضرت خضرؑ نے اول ایک کشتی میں جگے بالک نے انہیں بلا اجرت سوار کر لیا تھا عیب لگا دیا اور خشکی میں پہونچ کر ایک لشکے کو مار ڈالا اور ایک قریہ میں پہونچ کر لوگوں سے کہا نا اٹھا مگر کسی نے انہیں کہا نا نہیں دیا مگر تاہم حضرت خضرؑ نے ایک مکان کی دیوار بلا اجرت درست کر دی چونکہ یہ امور خلاف طبیعت تھے اسلئے حضرت خضرؑ نے ہر ایک کام پر اعتراض کیا۔ حضرت خضرؑ نے جواب دیا کہ ظالم بادشاہ سے بچانے کے لئے کشتی میں عیب لگایا اور لڑکا ہلاک تھا آپ کے مان باپ صالح تھے اوسکے والدین کے بچانے کیلئے وہ مارا گیا دیوار کے نیچے ایک نیک آدمی کا خزانہ ہے وہ اوسکے لڑکوں کے لئے محفوظ رکھا گیا۔ یہ سنکر حضرت موسیٰؑ رخصت ہوئے اور سمجھ گئے کہ اب ایک کا دوسرے کے ساتھ رہنا مشکل ہے اور اُن علوم کا سیکھنا جسکی بہکو ضرورت نہیں ہے بے فائدہ ہے۔ ناظرین۔ اس زمانہ میں عموماً مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے تحصیل علم میں سخت مشکلات ہیں۔

علم زراعت اسے مفید سم نہیں جانتے۔

علم طبیعت بھکوا تا نہیں۔

علم تجارت میں ہمارا حصہ بہت ہی مختصر ہے۔

علم حفظ ریاست و امارت اس کو سم کہو چکے۔

علم مذہب ہماری بے پروائی پر روک ہے اور چاہتا ہے کہ جلد سے رخصت ہو جائے۔

صرف ایک علم تحصیل ملازمت سے بچ چکے لئے ہماری قوم کے اکثر

اشخاص کو شش کر رہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اعلیٰ عہدہ گزشت

ہم کو دیتی نہیں اور ادنیٰ عہدوں کے لئے قوم میں ضرورت سے

زیادہ اشخاص موجود ہیں۔

ایسے مشکل وقت میں جبکہ ہر شخص نفسی نفسی کہہ رہا ہے اور ہمارے

مہربان سرکار آصفہ ہماری تعلیم کے لئے لاکھوں روپیہ جو اپنے

نشاہی خزانہ سے عطا فرما رہی ہے تاہم اسکی تعلیم ہمارے لئے

مفید نہیں ہو سکتی ہے تو پھر اپنے مفید تعلیم کے لئے اس سے کیوں

الٹا سن کر ناچا ہے۔

اور اگر لاکھوں روپیہ صرف ہو کر بھی مفید تعلیم میں سم شرقی نہ

کر سکیں تو اس سے زیادہ ہمارے لئے کوئی ادبہار کی نشانی نہیں

ہو سکتی فقط

غلام حسین۔

جلوۂ محبوبت سیاحت محبوبت سی

ہم نے بعض احباب کے اصرار سے ایک ایجنسی اور کمپنی اس قسم کی کمپنی ہے کہ جس سے ہمارے غایت
کی شکایتیں جو تہہ اتر ہم سے ہوا کرتے ہیں وہ رفع ہو جائیں۔ گو کہ اتنی فرصت کہاں کہ ہم احباب کی
فراہشات کی تعمیل کریں۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ امر اطلاق و مروت سے بعید ہو۔ اور یہی
وجہ ہے کہ ہم ایسے اہم کام میں قدم رکھتے ہیں۔ ورنہ ہم کہاں یہ کارساز کہاں۔ چونکہ یہ کام بڑی
ذمہ داری کا ہے اسلئے لحاظ ذمہ داری کے ہم نے پوری پوری گمانی رکھنے کا مستحکم ارادہ
کر لیا ہے۔ اور ہم اول احباب اور فریادوں کو اطمینان دلانے میں کہ آپ کی فراہشات کی
تعمیل اس ایجنسی سے جو ہوگی وہ بہت ہی خوش اسلوبی اور ایمان داری کے ساتھ ہوگی۔ اور
بہت فریادوں کی کفایت کا لحاظ رکھا جائیگا۔ اور جو چیز روانہ ہوگی وہ عمدہ اور بہتر ہوگی۔
اور ہر ایک امر کا پوری ذمہ داری کی جائیگی۔

جن حضرات کو اپنی نقیصہ کی ہوئی کتاب یا کسی صاحب مطبع یا الگ وکان کو اپنی مطبع کی
ہوئی کتاب میں فروخت کرنا مقصود ہو تو اسکی انجام دہی بھی وجہ احسن ہوگی۔

اگر کسی صاحب کو کوئی کتاب مطبع کرنا مقصود ہو تو اسکی تعمیل مطبع غوث نظامی جو میدان آباد کن
ایک نامی مطبع ہے بذریعہ اس ایجنسی کے نہایت خوبی کے ساتھ ہوگی۔

اسلئے فقری یا طلافی یا جزاوی یا چولی یا سسی یا اور کسی قسم کا اسباب و پابند و فریاد و
و نشیہ آلات فروخت کرنا یا طلب کرنا ہو تو اسکی تعمیل بھی بذریعہ اس ایجنسی کے بخوبی
ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی تاجر یا اور کوئی صاحب میدان آبدکن میں ایجنٹ رکنا چاہے تو ہم اسکی ایجنسی مگر شکوہ آما دہ میں اور
اسکا معاوضہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوگا۔ جواب کے لئے آدہ آدہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

جو حضرات کوئی فراہش چاہے آباد کن سے رکھتے ہوں یا کسی اور شہر سے۔ اسکی فراہش کی تعمیل یہ ایجنسی
بہت نام پر لا سکتی۔ اگر اسباب سامان فروخت فروخت ایجنسی میں ہو چکے کے بعد ناقص اور غائب ہو جائے
یا ضائع ہو تو اسکی ذمہ داری ایجنسی پر ہوگی۔ اور اسکی قیمت ادا کی جائیگی۔

قواعد نسبت فروخت اشیاء وغیرہ

۱۱) چھپی ہوئی یا تصنیف شدہ کتابوں کی فروخت کے لئے فیصدی (عصہ) روپیہ کمیشن لیا جائیگا اور
اوسکا حساب مالکان کتب کو برستہ باہمی پر مع قیمت روانہ ہوا کرے گا۔

۱۲) اگر کوئی کتاب طبع کرنا مقصود ہو تو اوسکا تصفیہ بنیہ یوں خدا کتابت طے ہوگا۔ مگر جواب کیلئے
آؤدہ آؤدہ کاٹ آؤدہ رہے۔ ورنہ عدم جواب کی شکایت معاف۔

۱۳) اشیاء، طوائف و فقرائی و جراثیم کی فروخت پر فیصدی (یا پانچویں) سے کمیشن لیا جائیگا۔

۱۴) پارچہ و فوٹو و اسلوا وغیرہ کی فروخت پر فیصدی (دوم) روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔

۱۵) اور ادویات کی فروخت پر فیصدی (عصہ) روپیہ کمیشن لیا جائیگا۔

اور ان اشیاء کی فروخت۔ کہے لئے جو اشتہار رات و غیرہ بطور اعلان شائع ہونگے اوسکا خرچ کمینی
ادا کرے گی۔ اور پارسل و جراثیم و منی آؤدہ و مزدوری اسباب برداری وغیرہ کا خرچ بندہ مالکان اشیاء
پر ہوگا۔ کمینی ایسے اخراجات کی ذمہ دار نہیں

قواعد نسبت وراثت

۱) وراثت کنندہ سے خواہ وہ کسی قسم کی وراثت ہونی روپیہ (ایک آنہ) کمیشن لیا جائیگا۔

۲) ہر ایک وراثت کے ساتھ اوسکی چوتھائی قیمت ضرور آؤدہ چاہئے۔ اور اگر کسی وراثت کی قیمت
معلوم نہ ہو تو وہ بندہ بعد جواب طلبہ کا رڈ یا بندہ یوں خط موٹنگ نیم آنہ دریافت فرما کر بعد وراثت چوتھائی
قیمت روانہ کرنی چاہئے۔ پارسل و جراثیم و منی آؤدہ وغیرہ بطور کا خرچ وراثت کنندہ کے ذمہ ہوگا۔

ایک منی اوسکی ذمہ دار نہیں۔ تمام خط و کتابت و منی آؤدہ و جراثیم و غیرہ و منی غلام محمدانی خان
کو سبہر ایک رسالہ جلوہ محبوب و جلوہ محبوب ایک منی و محبوب کمینی حیدر آباد دکن یا قوت پورہ ہونی چاہئے۔

المشہر منجر جلوہ محبوب ایک منی و محبوب کمینی۔

مزدہ! مزدہ!! مزدہ!!!

اگر کوئی صاحب علمی اور محب مفامین۔ اور مفید عام ایشیوں کوئی سوانح عمری مشہور و مشہور بہادر و نامور
کی۔ یا کوئی و بچہ ناپل خواہ وہ انگریزی کی ترجمہ ہو یا دیکھل جس سے عام نفع ہو یا مانہ بیجا کرین تو ہم اس کے نام قیمت
رسالہ جلوہ محبوب مانہ روانہ کریں گے۔ نوٹ قواعد جلوہ محبوب میں سال ہائے ماضی انظمی بہت کچھ ترمیم

کی گئی جو خریداران جلوہ محبوب کو لازم ہو کر تو اعد کو ایک نظر ضرور ملاحظہ فرمائیں خصوصاً فقرات نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳

